الفرقان

[تیسواں پارہ]

اللہ تعالیٰ نے زندگی اور موت کا سلسلہ قائم کر کے انسان کی آزمائش کا ایک نظام وضع فرمایا ہے۔ آزمائش یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی اور منشا کے مقابلے میں انسان نہ اپنی مرضی کو اہمیت دے سکتا ہے نہ اپنے جیسے کسی اور انسان کی منشا کے مطابق چلنے کی راہ اختیار کر سکتا ہے۔ اس آزمائش میں سے بخیر وسلامتی گزرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انسان کے شعور میں حق و باطل کا فرق الہام کر دیا ہے اور خیر و شر میں تمیز کی صلاحیت ودیعت فرما دی ہے۔ خیر اور حق کو اپنانے کا انعام اور باطل اور شر کو اختیار کرنے کا بد انجام بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور رسولوں کے ذریعے انسان کے سامنے روز روشن کی طرح واضح کر دیا ہے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ ہدایت و رہنمائی کا یہ سلسلہ ابتدائے حیات کے ساتھ ہی شروع ہو گیا اور بد قسمتی کا حال یہ ہے کہ انسانوں نے بہت کم اس ہدایت کو قبول کیا اور دنیا کی چمک دمک، ریل پیل، خوشی و شادمانی، نفسانی رغبتوں اور مادی چیزوں ہی کو حقیقت سمجھا ان کے علاوہ کسی اور وجود اور کسی دوسری زندگی کو ناممکن خیال کیا۔ انبیاء کی بعثت کا اصل مقصد یہی تھا کہ انسانوں کو بار بار یہ یاد دہانی کرائی جائے کہ تمہیں بالآخر ایک روز اس دنیاوی زندگی کا حساب دینا ہو گا، لہٰذا اس زندگی کو مہلت عمل سمجھو اور آخرت کے لیے زیادہ سے زیادہ توشہ جمع کر لو۔

قرآن مجید کا بیان ہے کہ انسان نے بحیثیت مجموعی اس روشن حقیقت کو نہ صرف جھٹلایا بلکہ سرکشی کے آخری حدود کو پہنچنے کی پوری کوشش کی۔ قرآن مجید گزشتہ آسمانی کتابوں کی جامع کتاب ہے، اس کتاب نے ہدایت کے منکرین اور رسالت کے معترضین کو یوں جھنجوڑا ہے کہ اس بیان کو سننے والا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے بغیر نہیں رہ سکتا الاّ یہ کہ ہدایت اس کے مقدر ہی سے ٹل گئی ہو۔ قرآن مجید انسان کو اچھے اعمال پر جنت کی خوشخبری بھی دیتا ہے اور برائیوں کے ارتکاب پر جہنم کی وعید بھی سناتا ہے۔ پورے قرآن مجید میں عبرت و موعظت کے رنگ برنگ اسلوب بیان موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو مثالوں کے ذریعے بھی سمجھایا ہے اور دلیل و برہان سے بھی اس کو سوچنے پر مجبور کیا ہے۔

تیسویں پارے کا بیشتر حصہ انہی مثالوں اور دلائل و براہین سے لبریز ہے۔ موت کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانا اور حساب کے لیے جمع کیا جانا ان دلائل و براہین کا مرکزی مضمون ہے۔ اس مضمون کے ذریعے انسان کے اندر یہ احساس بیدار کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ وہ تخلیق کائنات پر غور و فکر کرے کہ جو خالق یہ سب کچھ کر سکتا ہے وہ انسان کو دوبارہ زندگی بھی دے سکتا ہے اور اسے حساب کے لیے جمع بھی کر سکتا ہے۔ یہ سب اس کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔

جب کچھ سرکش اور باغی قسم کے انسانوں نے ان دلائل پر کان نہ دھرا اور سرکشی و بغاوت کا مظاہرہ کرنے کی کوشش

کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کی پیدائش کی حقیقت یاد دلائی کہ انسان کی حیثیت ہی کیا ہے وہ تو حقیر اور ذلیل مادۂ منویہ سے تخلیق ہوا ہے اور ہم ہی اسے تخلیق کرنے والے ہیں اور وہ ہمارے ہی سامنے سرکشی کا مظاہرہ کرتا ہے؟ اگر کسی کو اپنی قوت اور اختیار، قبیلہ اور کنبہ، مال اور دولت پر ناز اور غرور ہے تو وہ گزشتہ سرکش انسانوں کے انجام پر نظر ڈال لے کہ ان کے پاس یہ سب کچھ تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ کی پکڑ آ گئی تو ان کا نام ونشان مٹا دیا گیا۔

قرآن مجید کا تیسواں پارہ اس ابدی اور اصل حقیقت کے علاوہ انسان کو حق وراستی، امن وسلامتی، اخوت ومحبت، اخلاص وللّٰہیت اور اطاعت وفرمانبرداری جیسی صفات اختیار کرنے کی بھی ترغیب دلاتا ہے۔ اس کی ایک ایک آیت میں حکمت ودانش کے لازوال خزینے اور درس وعبرت کے ناقابل انکار نمونے موجود ہیں۔ گرامی قدر جناب شیخ عمر فاروق صاحب نے پارے کی اسی اہمیت کے پیش نظر سورۂ البقرۃ کی تکمیل کے بعد الفرقان کے سلسلے کو تیسویں پارے سے شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ موصوف نے تیسویں پارے کی سورتوں میں بھی تفسیر وتوضیح کا وہی انداز برقرار رکھا ہے جو سورۂ البقرۃ میں اختیار کیا تھا۔ تفاسیر کے جس ذخیرے سے سورۂ البقرۃ کی توضیح میں استفادہ کیا تھا اس پارے کی تشریح میں بھی انہیں تفاسیر کو پیش نظر رکھا۔ تاہم تیسویں پارے میں جن اہم مفسرین کے نکات جمع کیے گئے ہیں ان میں ''تفہیم القرآن'' کے مفسر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، ''تدبر قرآن'' کے مفسر مولانا امین احسن اصلاحی اور ''فی ظلال القرآن'' کے مفسر سید قطب شہید کے تفسیری نکات کو کلیدی اور امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ الفرقان میں موجود مفسرین کے گروہ میں یہ حضرات ستاروں میں چاند سورج کی طرح چمکتے اور پوری وسعت سے اپنی روشنی بکھیرتے نظر آتے ہیں۔

محترم شیخ عمر فاروق صاحب نے جس لگن، محبت اور اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ الفرقان کو مرتب کیا اور اسے بلا معاوضہ تقسیم کے لیے شائع کیا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ لوگ بھی اسی جذبے اور اخلاص کے ساتھ اس سے استفادہ کریں۔ مرتب کی ساری تگ وتاز، جہد ومشقت اور انفاق وایثار کا مقصود یہی ہے کہ قرآن وحدیث کی تعلیماتِ جانفزا لوگوں تک پہنچیں اور وہ اپنی زندگیوں کو ان کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں جس کا نتیجہ آخرت میں نجات کی صورت نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر پڑھنے والے کو یہ مقصود حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العٰلمین!

———— ارشاد الرحمٰن

ہفت روزہ **ایشیا** 9/1-A رائل پارک لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مرتب

ربّ کریم کی بے پایاں عنایات نے اِنسانوں کو ہمیشہ اپنی رحمت سے نوازا ہے۔ایک طرف انہیں نورِ بصیرت سے ہمکنار کیا تو دوسری طرف وحی الٰہی سے اُن کی دستگیری بھی فرمائی،ان کی ہدایت کے لئے انھی میں سے نیک سیرت انسانوں کو منتخب فرمایا اور انہیں اپنی ہدایت سے بہرہ ور کیا۔یہ پاکباز انسان انبیاء کہلائے،علیہم السلام،اِن نفوسِ قدسیہ کی زندگیاں دوسروں کے لئے نمونہ ٹھہریں کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کو اپنی زندگیوں میں جاری و ساری کیا۔ دنیا کے مختلف خطّوں اور علاقوں میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور رسول آئے اور اُن سب نے بلاکم و کاست حق کا پیغام انسانیت تک پہنچایا،سب سے آخر میں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے،انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن حکیم عطا فرمائی اور آپ کی حیات طیبہ کو قرآن حکیم کی جیتی جاگتی تصویر بنا دیا:''**کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن**'' اور قرآن حکیم کی حفاظت کا ذمہ بھی خود لے لیا۔''**اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ**''۔

قرآن حکیم کی حفاظت کئی طرح سے ہو رہی ہے:

ا) اسے حِفظ کرنے کیے لئے اللہ تعالیٰ نے سینوں میں فَراخی پیدا فرما دی،اس عظیم الشان،ضخیم کتاب کو چھ سات برس کا بچہ اپنے سینہ میں ضبط کر لیتا ہے اور ماہ رمضان میں درجنوں نمازیوں کی امامت کرتے ہوئے اسے سنا ڈالتا ہے اور یہ سلسلہ تواتر سے صدیوں پر محیط ہے،اس وقت دنیا کے ہر ملک،اس کے ہر شہر،ہر بستی اور ہر گاؤں میں سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں حفاظ موجود ہیں اور شب و روز ہزاروں بچے حفظ کر رہے ہیں،یہ شرف صرف اور صرف قرآن حکیم کو حاصل ہے اس کے علاوہ دنیا میں کوئی بھی کتاب اس فضیلت سے بہرہ ور نہیں ہے۔

ب) اِس کے معنی و مطالب کو ذہن نشین کرانے کے لئے اہل حق میں سے علماء کرام کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا

فرمائی جنہوں نے اِس خدمت میں اپنی زندگیاں وقف کرڈالیں، متقدِّمِین اور متاخّرِیْن میں سے متعدد اہلِ علم وفضل کا قرآن حکیم سے قلبی لگاؤ رہااورانہوں نے تفسیری خدمات کو بہ دل وجان سرانجام دیا، چند کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

۱- علامہ ابوجعفر محمد بن جریر طبریؒ (متوفی ۳۱۰ھ)......ان کی ''تفسیر طبری'' کے نام سے مشہور ہے۔اور بڑے سائز کی تیس جلدوں میں ہے۔

۲- حافظ عمادُ الدّین ابو الفِدا ابن کثیر دمشقی شافعیؒ (متوفی ۷۷۴ھ) کی تفسیر ''ابن کثیر'' کے نام سے معروف ہے یہ پانچ ضخیم جلدوں میں ہے۔

۳- علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح القرطبی (متوفی ۶۷۱ھ) کی تفسیر ''تفسیر اَلقُر طبی'' کے نام سے معروف ہےاوردس ضخیم جلدوں میں ہے۔

۴- اِمام فخر الدّین رازیؒ (متوفی ۶۰۶ھ) ان کی ''تفسیر کبیر'' کے نام سے مشہور ہےاورآٹھ بڑی جلدوں میں ہے۔

۵- علامہ ابوحسّان غرناطی اندلسی (متوفی ۷۵۴ھ) ان کی تفسیر "البحر المحیط" کےنام سےموسوم ہے۔

۶- علاّمہ محمود آفندی الآلوسی (متوفی ۱۲۷۰ھ)......ان کی تفسیر ''روح المعانی'' کے نام سے جانی جاتی ہے اورتیس جلدوں پر مشتمل ہے۔

۷- احمد مصطفیٰ المراغی......ان کی تفسیر ''المراغی'' کے نام سے مشہور ہےاوردس ضخیم جلدوں میں ہے۔

۸- ابی بکر جابر الجزائری......ان کی تفسیر ''ایسر التفاسیر'' کےنام سے معروف ہےاورچار ضخیم جلدوں میں ہے۔

۹- محمد جمال الدّین القاسمی......ان کی تفسیر ''القاسمی'' کےنام سے معروف ہےاوردس ضخیم جلدوں میں ہے۔

۱۰- سید قطب شہیدؒ......ان کی تفسیر ''فی ظلال القرآن'' کےنام سے مشہور ہےاورآٹھ ضخیم جلدوں میں ہے۔

۱۱- مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری......ان کی تفسیر ''تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن'' کےنام سے مشہور ہے۔

۱۲- محمد الامین بن محمد المختار الشنقیطی......ان کی تفسیر کا نام ''اَضوَاءُ البَیَان فِیْ ایضاح القُرآن'' ہےاور یہ آٹھ جلدوں میں ہے۔

۱۳- محمد علی الصابونی۔ان کی تفسیر ''صفوۃ التفاسیر'' کےنام سے معروف ہے۳ جلدوں میں ہے۔

یہ سب عربی تفاسیر ہیں اوراب چند اردو تفاسیر کے نام:

۱۴- سید ابوالاعلیٰ مودودی کی تفسیر ''تفہیم القُرآن'' ہے، یہ چھ جلدوں میں ہے۔

۱۵- مولانا امین احسن اصلاحی کی تفسیر ''تدبر قرآن'' کےنام سے معروف ہے، یہ نو جلدوں میں ہے۔

۱۶- مفتی محمد شفیعؒ کی تفسیر ''معارف القرآن'' ہے، یہ آٹھ جلدوں میں ہے۔

۱۷- مولانا ابوالکلام آزادؒ کی تفسیر ''ترجمان القرآن'' ہے، یہ دو جلدیں ہیں اور صرف سترہ پارے ہیں۔

۱۸- مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ کی تفسیر ''تیسیر القرآن'' ہے یہ چار جلدوں میں ہے۔

۱۹- ڈاکٹر محمد لقمان السّلفی کی تفسیر ''تیسیرُ الرحمٰن'' ہے، یہ دو جلدوں میں ہے۔

۲۰- الشیخ صلاح الدّین یوسف کی تفسیر ''احسنُ البیان'' کے نام سے معروف ہے۔

۲۱- مولانا عبدالماجد دریابادی کی کاوش ''تفسیر ماجدی'' کے نام سے مشہور ہے، یہ دو جلدوں میں ہے۔

۲۲- مولانا عبدالحی فاروقی کی تفسیر ''درس قرآن'' ہے، یہ چھ جلدوں میں ہے۔

۲۳- مولانا محمد حنیف ندوی، کی تفسیر ''سراج البیان'' کے نام سے معروف ہے، یہ پانچ جلدوں میں ہے۔

مندرجہ بالا جن مفسرین کے آخر (بریکٹ) میں سنِ وفات درج نہیں ہے انہوں نے یہ تفاسیر تقریباً گزشتہ صدی (۱۴۰۰) ھجری میں لکھی ہیں البتہ ہمارے محترم الشیخ صلاح الدین یوسف اور ڈاکٹر محمد لقمان السّلفی المحترم نے چند سال قبل تکمیل فرمائی ہے۔ ان سب حضرات نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق تفسیری موتی بکھیرے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں اجرِ عظیم سے نوازے اور مجھے یومِ جزا اُن کی صف کے پیچھے کھڑا کر دے! آمین۔

تفسیر طبری (ابن جریر) تفسیر ابن کثیر، تفسیر رازی البحر المحیط اور روح المعانی کے علاوہ عاجز کی چھوٹی سی لائبریری میں مندرجہ بالا تمام تفاسیر موجود ہیں اور ''الفرقان'' مرتب کرتے وقت میں ان کا خوشہ چین رہا ہوں، ان میں جہاں جہاں بھی کوئی اچھا نکتہ ملا ہے وہ حوالے کے ساتھ الفرقان میں درج کر دیا ہے۔

عربی لغت کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل کتب پیشِ نظر رہی ہیں:

۱- المفردات فی غریبِ القُرآن......اَبی القاسم الُحسین بن محمد المعروف بالرّاغب الاصفہانی (۵۰۴ھ)

۲- کلماتُ القُرآن......الشیخ حسنین بن مخلوف

۳- انوار القرآن......مولوی عبدالرحمٰن صاحب

۴- القامُوس الوحید......مولانا وحید الزّماں قاسمی کیرانوی

۵- مُترادِفات القرآن......مولانا عبدالرحمٰن کیلانی

اس کے علاوہ قرآن حکیم کے قدیم وجدید متعدد تراجم سامنے رہے۔

الفرقان کو چھاپ کر مادی نفع حاصل کرنے کا ادنیٰ سا خیال بھی ذہن میں نہیں ہے، بس فکر ہے تو یہی کہ امتِ مسلمہ قرآن جیسی گوہر نایاب کتاب کو مقصد حیات بنا کر اپنی عظمتِ رفتہ کو پھر سے پالے۔ اِس سے قبل

الفرقان (الجزء الاوّل) مع ضمیمہ (قرآنی مضامین) کا خوبصورت ایڈیشن سال (۱۴۲۳ھ) میں چھپ کر تحفۃً تقسیم ہو چکا ہے، اس کے بعد سورۃ البقرہ مکمل شائع کر کے تقسیم کی گئی۔ اسے بہن بھائیوں نے بڑا پسند کیا اور کئی دینی مدارس اور متعدد مقامات پر اِس کے مطابق دروس القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے، اور لوگوں کو خاصا فائدہ پہنچا ہے، الحمدللہ اب اِسی جذبے سے قرآن حکیم کے تیسویں پارے کو اسی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس کے مطالعے کے بعد قرآن حکیم کے الفاظ اور صیغوں کی پہچان آسان ہو گئی اور بقیہ پاروں کی تفہیم بھی آسان ہو جائے گی، ان شاءاللہ۔

اس پارے کی نظرِ ثانی اور مسودوں کی پروف ریڈنگ کو بہتر سے بہتر بنانے کی مقدور بھر کوشش کی گئی ہے، برادرم جناب ارشاد الرحمٰن صاحب نائب مدیر ہفت روزہ ایشیا کا ممنون ہوں کہ انہوں نے یہ کام کیا، تاہم انسان کمزور واقع ہوا ہے اس تمام تر کوشش کے باوجود غلطیوں کا امکان ہے، بہن بھائیوں سے التماس ہے کہ دورانِ مطالعہ اگر کوئی غلطی پائیں تو عاجز کو مطلع کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کر دی جائے۔

جو بہن بھائی اِس کی اشاعت میں حصہ لے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے جذبے کو قبول فرمائے۔ اور ہم سب کو خلوص کی نعمت سے بہرہ ور فرما کر جنت الفردوس میں اکٹھا کر دے: آمین۔

خاکسار

شیخ عمر فاروق

B/15 وحدت کالونی، لاہور۔

فون: 7585960